غزلیں

مہدی پرتاپگڑھی

○

سچ بات اُسے سننے کا یارا بھی نہیں تھا
کچھ میرا اُلجھنے کا ارادہ بھی نہیں تھا
لے جاتی مجھے کیسے ہوا دور اُڑا کر
میں شاخ سے ٹوٹا ہوا پتّہ بھی نہیں تھا
گھر چھوڑ کے جانے کا ارادہ نہ تھا میرا
رُکنے دِے ضرورت مگر ایسا بھی نہیں تھا
رُک جاتا میں دہلیز پکڑتی جو مرے پاؤں
خوش فہمی کا لیکن یہ تقاضا بھی نہیں تھا
بدلے ہوئے حالات سیاست کے تھے حاوی
وہ شخص بُرا دل کا کچھ ایسا بھی نہیں تھا
اک ماں تھی جو اس دنیا سے منھ موڑ چکی تھی
اب کوئی اُسے ٹوکنے والا بھی نہیں تھا
غالب تھا بہت گھر کی ضرورت کا تقاضہ
غربت میں وطن کو کبھی بھولا بھی نہیں تھا
پھر کیوں مری آمد گراں گزری اُسے مہدیؔ
میں نے کبھی دل اُس کا دُکھایا بھی نہیں تھا

28۔اسکول وارڈ، پرتاب گڑھ (یوپی)

فراغ روہوی

○

تمہاری ذات سے لگتا ہے آشنا کاغذ
تمہارا نام جو لکھا مہک اُٹھا کاغذ

تمہارے ذکرِ مسلسل سے جو دمکتا ہے
اُسی کو میں بھی سمجھتا ہوں کام کا کاغذ

سبھی حروف معطر ہوئے، منور بھی
جو تو نے دستِ حنائی سے چھو لیا کاغذ

ہماری نیندیں اُڑا لے گیا کوئی جب سے
ہمارے ساتھ ہی کرتا ہے رت جگا کاغذ

کسی کے قرب کا دریا تھا موجزن جب تک
مری طرح تھا ہر اک شب غزل سرا کاغذ

اُسی کا نام نکلتا رہا ہے قرعہ میں
کوئی بھی نکلا کہاں میرے نام کا کاغذ

خدا ہی جانے وہ کیسی حکایتِ دل تھی
لہو جو آنکھ سے ٹپکا، سسک پڑا کاغذ

اُسی نے داد کے قابل مجھے نہ سمجھا فراغؔ
کہ جس کی شان میں کرتا رہا سیہ کاغذ

67،مولانا شوکت علی اسٹریٹ، کولکاتہ۔700073